سوال

دیدارِالٰہی کے بارے میں سلف کا عقیدہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سلف کا اللہ تعالیٰ کے دیدار کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟ اور اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے نہیں دیکھا جا سکتا، لہٰذا رؤیت الٰہی کمال یقین سے عبارت ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اللہ عزوجل نے قیامت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے :

وُجوهٌ يَومَئِذٍ ناضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلىٰ رَبِّها ناظِرَةٌ ﴿٢٣﴾... سورة القيامة

''اس روز بہت سے چہرے پررونق ہوں گے (اور)اپنے پروردگار کے دیدار میں محو ہوں گے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان آیات میں دیکھنے کی اضافت چہروں کی طرف کی ہے اور چہروں کے لیے جس چیز سے دیکھنا ممکن ہے، وہ آنکھ ہی ہے، لہٰذا یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پاک کو آنکھ سے دیکھا جائے گا، لیکن ہمارا اللہ تعالیٰ کو دیکھنا اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے احاطہ کرنے کا تقاضا نہیں کرتا، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلا يُحيطونَ بِهِ عِلمًا ﴿١١٠﴾... سورة طه

''اور وہ اپنے علم سے اللہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔''

جب ہم علم کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کا احاطہ نہیں کر سکتے، حالانکہ علمی احاطہ بصری احاطے کی نسبت زیادہ وسیع اور زیادہ جامع ہوتا ہے، تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا بصری احاطہ ممکن ہی نہیں۔ اس کی دلیل حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے :

لا تُدرِكُهُ الأَبصـٰرُ وَهُوَ يُدرِكُ الأَبصـٰرَ وَهُوَ اللَّطيفُ الخَبيرُ ﴿١٠٣﴾... سورة الأنعام

''(وہ ایسا ہے کہ) نگاہیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے۔''

آنکھیں اگر اسے دیکھیں تو ان کےلیے اس ذات پاک کا ادراک ممکن ہی نہیں۔ پس اللہ عزوجل کی ذات پاک کا آنکھ کے ذریعہ حقیقی طور پر دیدار کیا جاسکتا ہے، لیکن اس دیدار کے ساتھ اس کی ذات پاک کا ادراک نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس کی ذات اقدس اس سے کہیں عظیم و برتر ہے کہ اس کا احاطہ کیا جاسکے۔ سلف کا یہی عقیدہ ہے کہ انسان کو آخرت میں دیدار باری تعالیٰ کی سعادت حاصل ہوگی، ان کی رائے میں آخرت میں بندے کےلئے سب سے بڑی نعمت یہی ہوگی کہ اس کو دیدار باری تعالیٰ کی سعادت میسر آئے۔ اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

«اَسْأَلُکَ لَذَّةَ النَّظَرِاِلٰی وَجْہِکَ» (سنن النسائی، السہو، باب نوع آخر من الدعاء، ح:١٣٠٦ ومسند احمد:١٩١/٥)

''میں تجھ سے تیرے چہرہ اقدس کی طرف دیکھنے کی لذت کا سوال کرتا ہوں۔''

لذت نظر کا سوال اس لیے کیا کہ دیدار باری تعالیٰ کی لذت ایسی عظیم ترین لذت ہوگی کہ اس کا ادراک اس کے سوا اور کوئی کر ہی نہیں سکتا جسے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس نعمت سے سرفراز فرما دیا ہو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو بھی اپنے ان بندوں میں شامل فرما لے۔ یہ ہے دیدار باری تعالیٰ کی حقیقت جس پر تمام سلف کا اجماع ہے۔

جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو آنکھ سے دیکھا نہیں جاسکتا، لہٰذا رویت الہی دراصل کمال یقین سے عبارت ہے، تو اس کی یہ بات باطل ہے، اور دلائل و براہین کے خلاف ہے اور امر واقع اس کی تکذیب کرتا ہے، کیونکہ اس بارے میں کمال یقین کا وجود تو دنیا میں بھی پایا جاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان کی تفسیر میں فرمایا ہے:

«اَلْاِحسان اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ، فَاِنَّہُ یَرَاکَ» (صحیح البخاری، الایمان، باب سوال جبرئیل النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان، ح:٥٠ وصحیح مسلم، الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان... ح:٨)

''(احسان یہ ہے) کہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں تو بہر حال دیکھ رہا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، حقیقت میں یہی کمال یقین ہے، لہٰذا یہ دعویٰ کرنا کہ رویت کے بارے میں وارد نصوص سے مراد کمال یقین ہے بے سود ہے کیونکہ جسے کمال یقین حاصل ہو وہ اس شخص کی طرح ہے جو آنکھ سے مشاہدہ کر رہا ہو، لہٰذا یہ ایک باطل دعویٰ ہے اس کی حیثیت قرآن مجید اور سنت نبویہ کے نصوص کی تحریف ہے اور کچھ بھی نہیں، یعنی یہ تفسیر نہیں بلکہ باطل تحریف ہے، لہٰذا اس کی تردید واجب ہے، خواہ اس کا قائل کوئی بھی ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 93